سوال

(213) بیوگان کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیوگان کا نکاح کرنا کیسا ہے اور لفظ "ایامی" کا جو قرآن مجید میں آیا ہے اس کے کیا معنی ہے؟ مطلقاً نکاح فرض ہے یا سنت یا مستحب؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ سورہ نور رکوع (4) میں فرماتا ہے۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ ... ٣٢ ... سورة النور

اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کردو) الأَيَامَىٰ... ایمکی جمع ہے ایم کے اصلی معنی بے شوہر والی عورت کے ہیں کنواری ہو خواہ شوہر مرگیا ہو یا طلاق دے دی ہو اور بے جورو والے مرد کو بھی ایسم کہتے ہیں لیکن یہ معنی مجازی ہیں اور مجازی معنی مراد لینے کے لیے کوئی قرینہ ضروری ہے اور جہاں قرینہ نہ ہو وہاں مجازی معنی نہیں مراد لیے جاتے آیت کریمہ میں ظاہراً کوئی قرینہ نہیں ہے لہٰذا یہاں ظاہر ہے کہ اصلی معنی (بے شوہر والی عورتیں) مراد ہیں تفسیر کبیر (ص383) چھاپہ مصر) میں ہے۔

لفظ الایام وان تناول الرجل والنساء فاذا اطلق لم یتناول الا النساء وانما یتناول الرجال اذا قید۔۔۔۔الخ[1]

("ایامی" کا لفظ اگرچہ مردوں اور عورتوں کو شامل ہے لیکن جب یہ مطلق استعمال ہو تو صرف عورتوں کو شامل ہوتا ہے مردوں کو تب شامل ہوتا ہے جب یہ مقید استعمال ہو۔ الخ۔

تفسیر فتح البیان (6چھاپہ مصر) میں ہے۔

قال ابو عمرو والکسائی وَاتفق أهل اللغة علی أن الأیم فی الأصل ہی المرأة التی لازوج لها، بکرا کانت أو... قال أبو عبید: یقال رجل أیم وامرأة أیم؛ وأکثر ما یکون ذلک فی النساء، وہو کالمستعار فی الرجال[2]

(ابو عمرو اور کسائی نے کہا ہے اہل لغت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ "الایم" کے اصل معنی بے شوہر والی عورت کے ہیں خواہ وہ کنواری ہو یا ثیبہ۔ ابو عبید نے کہا ہے کہا جاتا ہے۔ "رجل ایم" (بے جورو مرد) "امراة ایم" (بے شوہر عورت) اس لفظ کا اکثر اطلاق عورتوں پر ہوتا ہے مرد کے لیے استعمال میں مستعار لیا گیا ہے)

تو آیت کریمہ کے معنی یہ ہوئے ۔ "جو تم میں بے شوہر والی عورتیں ہیں ان کو بیاہ دو۔ " اگر "ایامی " کا لفظ مرد و عورت دونوں کو شامل مانا جائے تو معنی یہ ہوئے ۔ "جو تم میں بے جورو والے مرد و بے شوہر والی عورتیں ہیں ان کو بیاہ دو۔ "

تفسیر کبیر میں ہے۔

قولہ تعالی : {وَأَنكِحُوا الأَيَامَى} [النور: 32] أمر وظاہر الأمر للوجوب علی ما بیناہ مرارًا فیدل علی ان الولی یجب علیہ تزویج مولاتہ .....الخ[3]

یعنی أَنكِحُوا کا لفظ (جو آیت کریمہ) میں ہے جس کے معنی ہیں بیاہ دو) امر ہے اور امر کے ظاہر معنی وجوب ہیں تو یہ لفظ اس بات پر دلیل ہے کہ ولی پر اپنی مؤلیہ کا (جس کا وہ ولی ہے) بیاہ دینا واجب ہے تفسیر ابن کثیر (7/85 چھاپہ مصر) میں ہے :

ہذا امر بالتزویج وقد ذہب طائفۃ من العلماء الی وجوبہ علی کل من قدر علیہ الخ

یعنی أَنكِحُوا[4] امر ہے "انکاح " کا اور علما کا ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ ہر ایک شخص پر جو "ایامی " کے بیاہ دینے پر قادر ہے بیاہ دینا واجب ہے ۔

واضح رہے کہ اللہ پاک نے اس آیت میں بے شوہر والی عورتوں کے والی وارثوں کو حکم دیا کہ تم ان کا نکاح کردو اور یہ نہیں فرمایا کہ اب کی درخواست کا انتظار کرو یعنی جب وہ تم سے نکاح کردینے کی درخواست کریں تب تم ان کا نکاح کردو۔ بلکہ مطلق فرمایا کہ تم نکاح کردو اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح کنواری عورتوں کے نکاح کردینے میں ان کی درخواست کا انتظار نہیں کرتے بلکہ شرع شریف کے مطابق ان سے اجازت لے کر ان کا نکاح کردیتے ہیں اسی طرح بیوہ کے والی وارث کو چاہیے کہ ان کے نکاح کردینے میں ان کی درخواست کا انتظار نہ کریں بلکہ شرع شریف کے مطابق ان سے اجازت لے کر ان کا نکاح کریں مشکوۃ شریف "باب تعجیل الصلاۃ " میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : "يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا[5] (رواہ الترمذی)

یعنی اے علی تو تین کام میں دیر نہ کریو۔ ایک نماز میں جب اس کا وقت آجائے دوسرے جنازے میں جب موجود ہوجائے تیسرے بے شوہر والی عورت کے نکاح کردینے میں جب اس کا جوڑا مل جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے شوہر والی عورت کا جب جوڑا مل جائے تو اس کے نکاح کردینے میں دیر کرنا ایسا ہی برا جانیں جیسے نماز میں دیر کرنا یا جنازہ کا پڑا رکھنا برا جانتے ہیں اب یہ بات دیکھنا چاہیے کہ نکاح بیوگان میں ہمارے پیشوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا کیا معمول رہا؟ پہلے آپ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین کا حال سنیے۔

ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین کا حال :۔

آپ کی بیبیاں (باستثنائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے) سب کی سب بیوہ تھیں آپ سے پہلے ان میں سے کسی کا ایک نکاح ہوچکا تھا دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ کسی کے دو نکاح ہوچکے تھے تیسرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

اس کی تفصیل :۔

آپ کی بیوہ بیبیوں میں سے پہلی بی بی حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں بلکہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے سوا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ اولاد ذکورواناث کی ماں ہیں ان کا نکاح پہلے ابوہالہ سے ہوا تھا ابوہالہ کے بعد عتیق بن عائذ سے ہوا یا پہلے عتیق بن عائذ سے ہوا تھا پھر ابوہالہ سے ہوا بہر کیف پہلے ان کے دو نکاح ہو چکے تھے تیسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

(اسد الغابۃ للامام ابن الاثیر الجزری چھاپہ مصر : 5/434۔ والکمال فی اسماء الرجال للشیخ ولی الدین الخطیب صاحب المشکوۃ چھاپہ مجتبائی دھلی (ص 9 : واسماء الرجال للشیخ عبدالرحمٰن المحدث الدھلوی رحمۃ اللہ علیہ ورقہ 39)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بی بی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے سکران بن عمرو سے ہوا تھا دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/484۔ والکمال ص 15 واسماء الرجال للشیخ عبدالحق روقہ 39۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری بی بی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں ان کا نکاح پہلے متیس بن حذافہ سہمی سے ہوا تھا ان کے بعد دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/425 واکمال ص 8 واسماء الرجال للشیخ عبدالحق روقہ 401)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی بی بی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے ان کا نکاح طفیل بن حارث سے ہوا تھا پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ (اسد الغایۃ (5/466

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچویں بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تھا ان کے بعد دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔)اسد الغایۃ 5/588) واکمال ص 15 واسماء الرجال للشیخ عبدالحق ورقہ 41)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی بی بی حضرت زینب بنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد اللہ پاک نے دوسرا نکاح آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا جس کا ذکر سورت احزاب رکوع (5) میں ہے۔ (اسد الغایۃ 5/463 واکمال ص 12 واسما الرجال للشیخ ورقہ 41)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں بی بی حضرت ام حیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ کا نکاح پہلے عبیداللہ بن جحش سے ہوا تھا اس کے بعد دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

(اسد الغایۃ ص 5/573 واسما الرجال للشیخ ورقہ 41)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھویں بی بی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے مسافع بن صفوان سے ہوا پھر دوسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا (اسد الغایۃ (5/442

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں بی بی صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے سلام بن مشکم سے ہوا تھا اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوا اس کے بعد تیسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے مسعود بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا پھر ابورہم بن عبدالعزی سے ہوا۔ پھر تیسرا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ (اکمال ص 36 اسماء الرجال للشیخ عبدالحق ورقہ : 42)

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور نواسیوں کا حال سنیے!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور نواسیوں کا حال :۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا اس کے بعد دوسرا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(اسد الغابۃ 5/463 واکمال ص 456،612۔/5 واسما الرجال للشیخ ورقہ 36)

دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا نکاح پہلے عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا اس کے بعد دوسرا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(اسد الغابۃ 5/463 واکمال ص 5/456۔612۔ واسما الرجال للشیخ ورقہ 36۔)

آپ کی ایک نواسی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ۔ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں ان کا نکاح پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد عون بن جعفر سے ہوا۔

(اسد الغابۃ 5/614۔615)

دوسری نواسی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں یہ ابو العاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں ان کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد انھیں کی وصیت کے بموجب پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد ان کی وصیت کے بموجب دوسرا نکاح مغیرہ بن نوفل سے ہوا ۔(اسد الغابۃ 5/400۔52)

دیگر صحابیات :۔

اب ان عورتوں کا حال سنیئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات رضوان اللہ عنھن اجمعین اور صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کی بیبیاں یا مائیں یا بیٹیاں یا بہنیں وغیرہ وغیرہ ہیں ۔

1۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پھر تیسرا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(اسد الغابۃ 5/395 واکمال ص 3 واسما الرجال للشیخ عبد الحق ورقہ 58)

2۔ حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی ہیں ان کا نکاح پہلے بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد دوسرا نکاح طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/428 واکمال ص 8 واسما الرجال للشیخ عبد الحق ورقہ 97)

3۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہیں ان کا نکاح پہلے مالک بن نضر سے ہوا تھا اس کے بعد دوسرا نکاح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/591 واکمال 15)

4۔ صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہیں ان کا نکاح پہلے حارث بن حرب سے

ہوا تھا اس کے بعد دوسرا نکاح عوام سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/495 واکمال ص 17 واسما الرجال للشیخ عبد الحق ورقہ 157)

5۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے ابو حفص بن مغیرہ یا ابو عمرو بن حفص سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد دوسرا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا (اسد الغابۃ 5/526 اکمال ص 29 واسما الرجال للشیخ عبد الحق ورقہ 241)

6۔ ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے فاکہ بن مغیرہ سے ہوا تھا اس کے طلاق دینے کے بعد دوسرا نکاح ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ تاریخ الخلفاء مطبع مجتبائی دھلی ص: 124،135)

7۔ ام کلثوم بنت العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچیری بہن ہیں ان کا نکاح پہلے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ ان کے بعد تیسرا نکاح عمران بن طلحہ سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/612)

8۔ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا ان کے بعد عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا ان کے بعد چوتھا نکاح عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(اسد الغابۃ 5/614 واکمال ص 31)

9۔ خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پہلے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے بعد دوسرا نکاح نعمان بن عجلان سے ہوا (اسد الغابۃ 5/618)

10۔ امیمہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد دوسرا نکاح رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ (اسد الغابہ 5/402)

11۔ امیمہ بنت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے حسان بن واحدحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا پھر دوسرا نکاح سہل بن حنیف سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/402)

12۔ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے عبید سے ہوا تھا پھر دوسرا نکاح زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/408۔567 واسما الرجال للشیخ عبد الحق ورقہ 60)

13۔ جمیلہ بنت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے حضرت حنظلہ غسیل الملائیکہ سے ہوا تھا ان کے بعد ثابت بن قیس بن شماس سے ہوا پھر مالک بن دخشم سے ہوا پھر چوتھا نکاح جبیب بن یساف سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/418۔417)

14۔ جمیلہ بنت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے حضرت عمرو سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ (اسد الغابۃ 5/426)

15۔ حمیمہ بنت صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے براء بن معرور سے ہوا تھا پھر دوسرا نکاح زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ اسد الغابۃ 5/426)

16۔ زینب بنت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح پہلے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا ان کے طلاق دینے کے بعد نعیم بن عبد اللہ سے ہوا۔ اسد الغابۃ 5/566)

اب اتنے پر بس کیا جاتا ہے۔ اگر اس کی پوری تفصیل لکھی جائے تو ایک بہت بڑی ضخیم کتاب ہو جائے۔ سمجھ دار آدمی کے لیے اتنا بہت ہے اور بے سمجھ کا کوئی علاج نہیں۔ جس کو تھوڑی سی بھی خداد عقل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس طرح آدمی کو اللہ پاک نے کھانے پینے سونے جاگنے پیشاب پاخانہ وغیرہ وغیرہ کی ضرورت لگا دی ہے اسی طرح مرد کو

عورت کی اور عورت کو مرد کی ضرورت لگا دی ہے اس لیے دنیا کا دستور ہے کہ جب لڑکے لڑکیاں جوان ہونے لگتے ہیں تو ان کے ولیوں کو نکاح کی فکر کیسی مقدم ہو جاتی ہے ۔ پھر جو عورت کہ خاوند کا منہ دیکھ چکی اور اس کے مزے سے واقف ہو چکی اس کی خواہش کا حال کیا پوچھنا ہے ؟ اگر ایسی عورت بیوہ ہو جائے اور اس کا دوسرا نکاح نہ کر دیا جائے تو شیطان سے کیونکر امن میں رہ سکتی ہے ؟ اگر ایسی حالت میں کہ بڑے بڑے گھروں میں اس حکم خداوندی کی تعمیل میں سستی کرنے سے صدہا بلکہ ہزارہا ایسے ایسے بے غیرتی کے واقعات ہو چکے اور ہوتے رہتے ہیں کہ الامان ۔ لیکن بے سمجھ لوگوں کو پھر بھی تنبہ نہیں ہوتا اور کچھ بھی اس بے غیرتی کا خیال نہیں کرتے اور کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ عورت مر جائے اور مرد دوسرا نکاح فوراً ہی کر لے تو یہ کچھ عیب کی بات نہیں اور مرد جائے اور عورت اپنا نکاح عدت گزرنے کے بعد کر لے تو بڑا عیب ہے اور کنواری لڑکی کے نکاح میں دیر کریں تو عیب ہے اور جوان عورت بیوہ رہ جائے تو کچھ عیب نہیں حالانکہ جو قباحت کنواریوں کے نکاح کے توقف میں ہے وہی قباحت بلکہ اس سے زیادہ بیواؤں کے نکاح کے توقف میں ہے مینہ سے بھاگنا اور پرنالے کے نیچے جا کھڑا ہونا اور کیا ہے ؟ افسوس شیطان نے بڑا دھوکا دیا ۔ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے :

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ... ۲۱ ... سورة الشورى

(یا ان کے لیے کچھ ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین کا وہ طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی)

خدا تعالیٰ ہم لوگوں کو سمجھ اور توفیق دے الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۔ کتبہ : محمد عبداللہ الغازیفوری ۔

---

[1]۔ تفسیر الرازی (33/376)

[2]۔ فتح البیان للنواب صدیق خان رحمۃ اللہ علیہ (9/213)

[3]۔ تفسیر الرازی (23/377)

[4]۔ تفسیر ابن کثیر (6/51)

[5]۔ سنن الترمذی رقم الحدیث (178۔1075)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 407

محدث فتویٰ